79141 ـ رمضان المبارك میں عمارتوں پر چاند ستارے پر مشتمل لائٹ لگانا

سوال

ہمارے ہاں اردن میں ایك نئی عادت شروع ہوئی اور بہت كثرت سے پھیل بھی چكی ہے، وہ یہ كہ رمضان المبارك شروع ہوتے ہی عمارتوں پر ہلال اور ستارے لگا كر برقی قمقموں سے لائیٹنگ كر كے رمضان المبارك آنے كا جشن منایا جاتا ہے، اور سارا مہینہ ہی رہتا ہے، تو كیا یہ جائز ہے یا كہ یہ اسراف میں شامل ہوتا ہے، اور ماہ دسمبر میں عیسائیوں كے میلاد كے درخت كو مزین كرنے كی تقلید ہے، اور كیا لوگوں كی جہالت انہیں معذور شمار كریگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے خیال میں ماہ رمضان كے شروع ہونے كی خوشی میں برقی قمقے لگا كر زینت كا اظہار كرنے میں كوئی حرج نہیں، لیكن اس میں درج ذیل امور كا خیال ركھنا چاہیے:

1 ـ اس میں یہ اعتقاد نہیں ہونا چاہیے كہ ایسا كرنا عبادت ہے، بلكہ یہ عادی اور مباح امور میں شامل ہوتا ہے.

2 ـ اس زیبائشی قمقموں كو بہت زیادہ مہنگی قیمت میں خرید كر اسراف نہیں كرنا چاہیے.

3 ـ اس خوبصورتی قمقموں میں كسی ذی روح كی تصویر نہیں ہونی چاہیے، یا پھر اس زیبائش اور لائٹنگ میں گانا بجانا نہ ہو.

4 ـ اس طرح كی خوبصورتی اور زیبائش مساجد میں نہیں كرنی چاہیے، كیونكہ ایسا كرنے سے نمازیوں كی نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے.

مستقل فتوی كمیٹی كے علماء كرام سے درج ذیل سوال كیا گیا:

بعض مساجد میں عید الفطر اور دوسرے دینی ایام كے مواقع پر عادتا مساجد كو رنگ برنگ كے برقی قمقموں اور پھولوں سے سجایا جاتا ہے، تو كیا اسلام ان اعمال كی اجازت دیتا ہے یا نہیں ؟

اور اس کے جواز اور منع کی دلیل کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" مساجد اللہ تعالی کا گھر ہیں، اور زمین میں سب سے بہتر اور اچھی جگہ شمار ہوتی ہے، اللہ تعالی نے اجازت دی ہے کہ ان مساجد میں اللہ تعالی کی توحید اور اس کا ذکر بلند کیا جائے، اور نماز قائم کی جائے، اور لوگوں کو ان مساجد میں ان کے دینی مسائل اور ان کی سعادت و کامیابی کی طرف راہنمائی کی جائے، اور ان مساجد کو بتوں اور پلیدی اور شرکیہ اعمال اور بدعات و خرافات سے پاك کر کے دینا و آخرت میں لوگوں کی اصلاح کی جائے، اور مساجد کو گندگی و نجاست سے پاك رکھا جائے، اور مساجد میں لہو و لعب اور اونچی آوازیں نکالنے اور شور وغوغا کرنے سے اجتناب کیا جائے، اور ان مساجد میں کسی گمشدہ چیز اور ضائع شدہ چیز کا اعلان مت کیا جائے، اور اس طرح کے دوسرے اعمال بھی نہ کیے جائیں جو ان مساجد کو عام راستے، اور تجارتی مارکیٹ بنا کر نہ رکھ دیں، اور ان مساجد میں کسی کو بھی دفن نہ کیا جائے، اور اسی طرح اس میں قبر بھی نہ بنائی جائے، اور نہ ہی مسجد پر قبر بنائی جائے.

اور ان مساجد میں تصاویر نہ لٹکائی جائیں، اور نہ ہی اس کی دیواروں پر نقش و نگار نہ کیا جائے، اور اسطرح کے دوسرے کام جو شرك کا باعث بنتے ہیں ان سے اجتناب کیا جائے، اور یہاں آکر عبادت کرنے والوں کی اللہ کی عبادت میں خلل پیدا کرتے ہیں، مساجد بنانے کے مقصد کے منافی ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بہت خیال رکھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، اور آپ کے عمل مبارك سے ثابت ہے، اور آپ نے اپنی امت کی راہنمائی کرتے ہوئے بھی اس کا بیان کیا ہے، تا کہ وہ آپ کےمنہج اور طریقہ پر چلیں، اور مساجد کے احترام اور انہیں آباد کرنے میں آپ کےطریقہ پر چلیں، کیونکہ وہاں اسلامی شعار کا قیام اور اعلان ہوتا ہے، اس میں وہ رسول امین کی اقتدا کریں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں بھی ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں روشنی کر کے اس کی تعظیم کی ہو، اور مختلف تہواروں اور عید کے موقع پر وہاں پھول رکھے ہوں، اور نہ ہی آپ کے بعد خلفاء راشدین سے اس کا ثبوت ملتا ہے، اور نہ ہی پہلے تین ادوار میں آئمہ مجتہدین سے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یہ سب سے بہتر دور ہیں، باوجود اس کے کہ لوگ ترقی کر چکے تھے اور ان کے پاس اموال کی بھرمار تھی، اور انہوں نے شہری زندگی کا ایك وافر حصہ بھی حاصل کر لیا تھا، اور زینت کی انواع و اقسام بھی پہلے تین ادوار میں وافر تھیں.

اور پھر مکمل خیر و بھلائی تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرنے میں پنہاں ہے، اور پھر ان کے بعد خلفاء راشدین کی سنت اور اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے آئمہ کرام کی پیروی میں.

اور پھر مختلف تہواروں اور مواقع پر مساجد میں چراغاں کرنا، یا برقی قمقمے لگانا، یا مساجد کے ارد گرد اور اس کے میناروں پر چراغاں کرنا، اور وہاں جھنڈیاں وغیرہ لگانا، اور پھول رکھ کر تعظیم کرنا، یہ سب کچھ کفار کے ساتھ تشبیہ ہے، کیونکہ وہ اپنے چرچ اور کنیسہ میں ایسا کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت کرنے اور ان کی عبادت میں مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (2 / 20 ـ 21).

اور جب مسجد میں موجود روشنی اسے روشن کرنے کےلیے کافی ہے تو پھر اضافی روشنی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، جس میں مشروع فائدہ نہ ہو، بلکہ اسے کسی اور جگہ صرف کرنا چاہیے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (31 / 206).

دوم:

ہم ایك بات کی تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ:

ہلال یا ستارہ کے مسلمانوں کا شعار ہونے کی شرع میں کوئی دلیل اور اصل نہیں ہے، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہ معروف تھا، اور نہ ہی خلفاء راشدین کے دور میں، اور نہ ہی بنی امیہ کے دور میں بلکہ اس کی ایجاد تو اس کے بھی بعد ہوئی ہے....

بہر حال جو بھی ہو تو شعار اور علامت کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے موافق ہو، اور اس لیے کہ اس کی مشروعیت پر کوئی دلیل نہیں ملتی، تو اس ترك کرنا ہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے، نہ تو ہلال یعنی چاند مسلمانوں کا شعار ہے، اور نہ ہی ستارہ، چاہے مسلمانوں نے اسے اختیار کر رکھا ہے "

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (1528) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

واللہ اعلم .